سوال

(176) عرس یا میلوں میں تجارت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہل ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں بعض تجارت اپنا سامان لے جانا یا کوئی چیز خریدنے کے لئے جانا جائز یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں تجارت یا کسی اور غرض سے شریک ہونا درست نہیں بلکہ عقلا اور نقلا ہر طرح قبیح ہے۔ ہندوں کے تمام میلے شرکیہ اور فسقیہ ہوتے ہیں پھر وہ غیر مسلموں کے تہوار ہیں اور عرس خود ایک بدعت ہے پھر اس میں شریک ہونے والے عموماً فساق وفجار اور بدعتی ہوتے ہیں اور اس اجتماع میں شرک اور فسق فجور کا بازار گرم ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے خلاف شرع اور ناپاک بیہودہ مجمع میں خرید وفروخت وغیرہ کی غرض سے بھی شریک ہونا کیوں کر مباح اور جائز ہوسکتا ہے۔

مومن کی شان قرآن کریم میں بیان فرمائی گئی ہے : والذین لایشھدون الزرو (الفرقان 76) اور ارشاد ہے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (68) اور ارشاد ہے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (2) اور آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : من كثر سواد فهو منهم

خرید وفروخت کی نیت سے شریک ہونے والوں کا مقصد اگرچہ مراسم شرکیہ وفسقیہ میں شریک ہونا نہیں ہوتا اور تکثیر مجمع مد نظر ہوتا ہے لیکن بلاارادہ اس خلاف شرع مجمع کی ورنق بڑھانے کا ذریعہ بن جاتا ہے میلے اور عرس کو بازار پر قیاس کرنا کھلی ہوئی غلطی ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب البیوع

صفحہ نمبر364

محدث فتویٰ